

## 219038- ایمان کے اسباب اور ایمان کیلئے رکاوٹیں کون سی چیزیں بنتی ہیں۔

### سوال

ایمان میں کون سی چیز رکاوٹ بنتی ہے اور ایمان کے اسباب کیا ہیں؟

### پسندیدہ جواب

اول: ایمان کے اسباب بہت زیادہ ہیں ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں:

1. حصول علم، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿لَكِنِ الزَّاسِعُونَ فِي الْعِلْمِ مُشْتَمُونَ وَأَمْوَدِمْؤُنَ يُمْؤُونُونَ بِنَا أَنزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنزَلَ مِنْ تَكْوِينٍ﴾.

ترجمہ: لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ اور ایماندار ہیں وہ اس وحی پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی تھی۔

[النساء: 162]

2. حق بات قبول کرنا اور قبول کرنے سے تنکیر نہ کریں، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْمَلْنَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ ظُلْمًا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَلَا عَاقِبَةً لِلْمُتَّقِينَ﴾.

ترجمہ: یہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی یا فساد نہیں چاہتے اور (بہتر) انجام تو پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ [القصص: 83]

3. کائنات کی نشانیوں میں غور و فکر، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِأُولِي الْأَبْصَارِ﴾.

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، اور رات اور دن کے باری باری آنے جانے میں اہل عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں [آل عمران: 190]

4. اللہ تعالیٰ کے فرامین کو جھٹلانے والوں کے انجام پر غور و فکر، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَعَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَكُنْونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ﴾.

ترجمہ: کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے جو کچھ سمجھتے سوچتے اور کان ایسے جن سے وہ کچھ سن سکتے۔ [الحج: 46]

5. قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے شرعی احکامات میں موجود نشانیوں پر غور و فکر، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿كَتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَبْصَارِ﴾.

﴿

ترجمہ: جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل و دانش اس سے سبق حاصل کریں۔ [سورۃ ص: 29]

[29]

6. خواہش پرستی سے دوری، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَذِكْرَكَ فَاذْعُ وَأَسْتَقِمْ تَمَّ أَهْمُزَتْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ بَنِيهِمْ وَقُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ مِنْ كِتَابٍ﴾.

ترجمہ: لہذا آپ اسی دین کی دعوت دیجئے اور جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر ڈٹ جائیے۔ اور ان کی خواہشات پر نہ چلیے اور کہہ دیجئے کہ: "میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے

نازل کی ہے [الشوری: 15]

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿يَوْمَ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيحٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبَعْنَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾.

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کے لئے دین کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔ آپ بس اس کی پیروی کیجئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو علم نہیں رکھتے۔ [الباقیہ: 18]

1. اہل ایمان کی صحبت اختیار کریں اور کافروں سمیت گناہ گاروں کی صحبت سے دوری، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيَوْمَ نَبْضُ الْعَالَمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يُقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا﴾.

﴿وَلَيْتَنِي لَمَّ أَتَّخَذْتُ لَنَا خَلِيلًا مِّنْ أَهْلِ الْإِنْسَانِ عَدُوًّا لِّمَا

ترجمہ: اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کسے گا: کاش! میں نے رسول کے ساتھ ہی اپنی روش اختیار کی ہوتی۔ [27] کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

[28] اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے بدکا دیا اور شیطان تو انسان کو مصیبت پڑنے پر چھوڑ جانے والا ہے۔ [الفرقان: 27-29]

2. راہ راست پر قائم عقل سلیم کو فیصلہ مانیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾۔

ترجمہ: اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں شمار نہ ہوتے۔ [الملك: 10]

3. نیکی کے کاموں سے محبت جبکہ کفر اور گناہوں سے نفرت، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ إِلَيْكُمْ إِلِيمٌ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَّا فِي قُلُوبِكُمْ وَكُرَّةً إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْغَضَبَانَ أُولَئِكَ هُمُ

الرَّاكِبُونَ﴾۔

ترجمہ: لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی اور اس محبت کو تمہارے دلوں میں سجا دیا۔ اور کفر، عناد اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دی۔ ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

[الحجرات: 7]

4. ان تمام اسباب میں سے اہم ترین سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت شامل حال ہو، اللہ تعالیٰ کے طرف سے خیر و بھلائی مقدر میں لکھ دی گئی ہو، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے: ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔ [یونس: 25]

دوم:

اسی طرح ایمان کیلئے رکاوٹ بننے والے امور بھی بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1. جہالت اور ایمان کی اعلیٰ تعلیمات سے لاعلمی اور ناآشنائی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَاوِيلُهَا فَكَذَّبُوكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

الظَّالِمِينَ﴾۔

ترجمہ: بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جس کا انہوں نے اپنے علم سے احاطہ نہ کیا تھا حالانکہ ابھی تک اس کی حقیقت ان سامنے ہی نہیں آئی تھی۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی

جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے پھر دیکھ لو، ظالموں کا کیا انجام ہوا؟ [یونس: 39]

اسی طرح فرمایا: ﴿وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾۔

ترجمہ: اور لیکن ان میں سے اکثر جاہل ہیں۔ [الأنعام: 111]

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾۔

ترجمہ: اور لیکن اکثر ان میں سے علم ہی نہیں رکھتے۔ [الأنعام: 37]

1. حسد اور بغاوت، جیسے کہ یہودی ان میں ملوث ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كَمَا رَآكُمْ كَفَّارًا أَحْسَنَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْبُحْثُ﴾۔

ترجمہ: اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر سے تمہیں کافر بنا دیں۔ جس کی وجہ ان کا وہ حسد ہے جو ان کے سینوں میں ہے جبکہ اس سے

قبل ان پر حق بات واضح ہو چکی ہے۔ [البقرة: 109]

2. تکبر، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿سَاءَ صُوفُ عَمَّنْ آتَى الَّذِينَ يَكْفُرُونَ فِي الْأَرْضِ بِخَيْرِ النَّحْيِ وَإِنْ يَرَوْا كَلًّا إِحْيَاؤُا يَوْمَهُمُ إِذْ يَرَوْنَ سُيُوفَ الرَّسُولِ سِيَّئًا وَرَأْسَهُ سِيَّئًا لَمَّا تَرَوْا كِسْفَ السَّيْلِ الْفَنِي يَسْفُوتُهُ

سَيِّئًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَشِقَاتِ الْفٰلِغِينَ﴾۔

ترجمہ: اور اپنی آیتوں سے ان لوگوں (کی نگاہیں) پھیر دوں گا جو بلاوجہ زمین میں اکر تے ہیں۔ وہ خواہ کوئی بھی نشانی دیکھ لیں اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اور وہ راہ ہدایت دیکھ لیں

تو اسے اختیار نہیں کرتے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں تو اسے فوراً اختیار کرتے ہیں۔ ان کی یہ حالت اس لیے ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے لاپرواہی کرتے رہے [الأعراف: 146]

3. حق بات قبول کرنے سے روگردانی، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾۔

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ [الشوری: 48]

ایسے ہی فرمایا: ﴿وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا \* مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَتَخَيَّلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرِثًا \* عَلَّادِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَعْنَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمَلًا﴾۔

ترجمہ: نیز ہم نے اپنے ہاں سے آپ کو ذکر (قرآن) عطا کیا ہے۔ [99] جو شخص اس سے اعراض کرے گا وہ قیامت کے دن گناہ کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا۔ [100] وہ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے اور قیامت کے دن ایسا بوجھ اٹھانا کیسا برا ہوگا۔ [طہ: 99-101]

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿فَأَعْرَضَ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا النجاةَ الدُّنْيَا﴾۔

ترجمہ: تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جس کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہیں۔ [النجم: 29]

مزید سورت زخرف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَفْضُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ فَقَدْ ضَلَّ سَبِيلًا فَهُوَ كَقَرِينٍ﴾۔

ترجمہ: اور جو شخص رحمن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ [الزخرف: 36]

1. مدلل انداز میں ایمان کی حقیقت کا ادراک کرنے کے بعد بھی قبول کرنے سے پس و پیش کرنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرُقُونَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَبْتَاءَهُمْ الَّذِينَ

حَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾۔

ترجمہ: جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ اسے (بینمبر) کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔ مگر جن لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لائیں

گے۔ [الأنعام: 20]

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ﴾۔

ترجمہ: پھر جب انہوں نے کج روی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے [الصف: 5]

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿كَذَلِكَ يُضِلُّ الَّذِينَ كَفَرُوا آيَاتِ اللَّهِ لِيَحْسَبُوا أَنَّهَا لَسِحْرٌ﴾۔

ترجمہ: اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے رہے ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ [الغافر: 63]

1. عیش و عشرت میں ڈوب کر آسائش پرست بن جانا، ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا: ﴿وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَّذِينَ ظَنَّمُوا أَنَّهُمْ فِي حَيْدٍ مِمَّنْ أَلَّيْنَا وَاسْتَفْتَحُوا بِهَا فَا لِيَوْمِ

نَجْمُؤُونَ عَذَابَ الْهَمِيمِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾۔

ترجمہ: اور جس دن کافر دوزخ پر پیش کئے جائیں گے (تو انہیں کہا جائے گا) تم دنیا کی زندگی میں پاکیزہ چیزوں [۳۱] سے اپنا حصہ لے چکے اور ان سے مزے اڑا چکے آج تمہیں

ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ یہ ان باتوں کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں ناحق اکڑ رہے تھے اور نافرمانی کیا کرتے تھے۔ [الأحزاب: 20]

اسی طرح فرمایا: ﴿إِنَّمَا كُنْتُمْ قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ﴾۔

ترجمہ: بیشک وہ اس سے پہلے خوش حال تھے [الواقعة: 45]

1. حق اور اہل حق کو حقیر سمجھنا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کی بات بتلاتے ہوئے فرمایا: ﴿قَالُوا الْاَوْصِيَانُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَارْذَلُونَ﴾۔

ترجمہ: انہوں نے جواب دیا کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ تیری پیروی کرنے والے رذیل لوگ ہیں۔ [الشعراء: 111]

2. فسق و فجور میں مبتلا رہنا اور رحمن کی اطاعت سے شیطان کی بندگی میں مصروف ہو جانا، ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿كَذَلِكَ حَقَّتْ لِكَلِمَتِكَ رَبَّكَ عَلَى الَّذِينَ فَتَنُوا

أَنْفُسَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾۔

ترجمہ: اسی طرح آپ کے رب کی یہ بات کہ ایمان نہ لائیں گے، تمام فاسق لوگوں کے حق میں ثابت ہو چکی ہے۔ [یونس: 33]

3. سنگ دلی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لَآ اَدْعَاہُمْ بِاسْمِنَا تَصَرَّ عَمَّا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾۔

ترجمہ: پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور جو کام وہ کر رہے تھے شیطان نے انہیں وہی کام خوبصورت بنا کر دکھا دیئے

[الانعام: 43]

4. اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت سے بغض رکھنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعَسَا لَهُمْ وَاَصْلُ اَعْمَانِهِمْ \* ذٰلِكَ بِاَنْهُمْ كَرِهُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاصْبِرْ اَعْمَانِهِمْ﴾۔

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے لئے تباہی ہے اور وہ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ [9] یہ اس لئے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا تھا اسے انہوں نے ناگوار سمجھا تو اللہ

نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔ [محمد: 8، 9]

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: {31807} کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم